چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہی یہ غلام احمدؑ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلے علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

طلع البدر علینا من ثنیاۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی اللہ داع

آئینہ ہی یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

البدر

نمبر ۳۵ | قادیان دارالامان ۱۸ ستمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کو ارشاد

چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالےٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہین ان کو دور کرکے دنیا کے عام لوگون کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جسکو دوسرے لفظون مین احادیث صحیحہ مین کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے پورا کیا جائے اس لئے اور انہین اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے جس کا شیوع یعنی شایع ہونا امریکہ اور یورپ کے اکثر حصون مین بخوبی ثابت ہو چکا ہے اور بہت سے دلون پر اثر ہونا شروع ہو گیا ہے بلکہ امید سے زیادہ اس رسالہ کی شہرت ہو چکی ہے اور لوگ نہایت سرگرم شوق سے اس رسالہ کے منتظر پائے جاتے ہین۔ لیکن اب تک اس رسالہ کے شایع کرنیکے لئے مستقل سرمایہ کا انتظام کافی نہین۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے مین پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردون کو اس طرف توجہ دلاتا ہون کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد مین جہان تک اُن سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاوین دنیا جائے گذشتنی گذاشتنی ہے۔ اور جب انسان ایک ضروری وقت مین ایک نیک کام کے بجا لانے مین پوری کوشش نہین کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہین آتا۔ اور خود مین دیکھتا ہون کہ بہت سا حصہ عمر کا گذار چکا ہون اور الہام الٰہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حصہ ہے۔ پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی مین میری منشاء کے مطابق میری اغراض مین مدد دیگا مین امید رکھتا ہون کہ وہ قیامت مین بھی میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات مین مال خرچ کریگا مین امید نہین رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال مین کچھ کمی آ جائے گی بلکہ اس کے مال مین برکت ہوگی۔ پس چاہیے کہ خدا پر توکل کرکے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لین کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ اس راہ مین خرچ کرین تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہین ہوگا یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم مین وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتین انتظار کر رہی تھین اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتون سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالےٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت مین داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ مین خرچ کریگا۔ یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزون سے محبت نہین کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہین کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم مین سے خدا سے محبت کرکے اس راہ مین مال خرچ کریگا تو مین یقین رکھتا ہون کہ اس کے مال مین بھی دوسرون کی نسبت برکت دیجائے گی کیونکہ مال خود بخود نہین آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ مین وہ خدمت بجا نہین لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال

کا دیگر یا کسی اور رنگ سے خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ **یہ اس کا احسان ہے کہ تم کو اس خدمت کے لئے بلاتا ہے**

اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دیگا کہ اس کی خدمت بجالائے گی تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے پس ایسا نہ ہو کہ تم دل مین تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہین مین بار بار تمہین کہتا ہون کہ خدا تمہاری خدمتون کا محتاج نہین ہان تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے تھوڑے دن ہوئے کہ بمقام گورداسپور مجھ کو یہ الہام ہوا تھا کہ لا الہ الا انا فاتخذنی وکیلا یعنی مین ہی ہون کہ ہر ایک کام مین کارساز ہون پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے اور دوسرے دن کا اپنے کامون مین کچھ بھی دخل مت سمجھ جب یہ الہام مجھ کو ہوا تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا اور مجھے خیال آیا کہ میری جماعت ابھی اس لائق نہین کہ خدا تعالیٰ ان کا نام بھی لے اور مجھے اس سے زیادہ کوئی حسرت نہین کہ مین فوت ہو جاؤن اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت مین چھوڑ جاؤن مین یقیناً سمجھتا ہون کہ بخل اور ایمان ایک ..... دل مین جمع نہین ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہین سمجھتا کہ اس کے صندوق مین بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہین کہ مین ایک کام کے لئے کہون اور کوئی شخص میری جماعت مین سے اس کی طرف کچھ التفات نکرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کرکے یہ خیال کرے کہ مین نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجالاؤ گے۔ اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمرین زیادہ ہون گی اور تمہارے مالون مین برکت دی جائے گی۔ مجھے اس بات کی تصریح کی ضرورت نہین کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا خدمت بجالاتے تھے اب تم سوچکر دیکھو کہ یہ خدمات ان خدمات کے مقابل پر کیا چیز ہین۔ مین تم مین بہت دیر تک نہین رہون گا اور وہ وقت چلا آتا ہے کہ تم پھر مجھے نہین دیکھو گے اور بہتون کو حسرت ہو گی کہ کاش ہم نے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا سو اس وقت ان حسرات کا جلد تر تدارک کرو جس طرح پہلے نبی رسول اپنی امت مین نہین رہے مین بھی نہین رہونگا۔ سو اس وقت کا قدر کرو۔ اور اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائدادون کو اس راہ مین بیچ بھی دو۔ پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ تمہین معلوم نہین کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید مین جوش مین ہے اور اس کے فرشتے دلون پر نازل ہو رہے ہین۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دلمین ہے وہ تمہاری طرف سے نہین بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔ آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے پس مین بار بار کہتا ہون کہ خدمتمین جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل مین منت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا۔ اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے یہ تمام خیالات ادب سے دور ہین اور جسقدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہین نہین ہوتا۔ اور مین یہ بھی کہتا ہون کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات مین بھی سست مت ہو۔ بہت نادان وہ شخص ہے کہ وہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح ایک نیکی مین فتور ڈال کر دوسری نیکی بجالاتا ہے وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین بلکہ تم ان نیکیون اور خدمتون کو بھی اپنے دستور کے مطابق بجالاؤ اور یہ نئی خدمت جو بتائی جاتی ہے اسمین بھی پوری کوشش کا نمونہ دکھاؤ اگر اس **رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت مین دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جاوے تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور میری دانست مین اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ مین کوشش کرین تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہین۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔** سوائے جماعت کے سچے مخلصو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلون مین القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔ اب اس سے زیادہ کیا لکھون خدا تعالیٰ آپ لوگون کو توفیق دیوے ✤ آمین ثم آمین

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد

اسے بھی ضرور پڑھیے مگر توجہ سے

میری یہ دعا ہے کہ میگزین کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ البدر کو بھی ترقی دیوے اور وہ دن قریب ہو کہ موجودہ قیمت سے بھی ارزان تر یہ جماعت مین اشاعت پاوے جیسے میگزین کسر صلیب کے فرض کو انجام دیتا ہے اسیطرح میری اور نیز دیگر احمدی بھائیون کے لئے یہ تزکیہ نفس اور رشد اور ہدایت کا موجب ہو ✤

مین اس امر پر بھی شکر کرتا ہون کہ البدر کی ارزانی قیمت نے بہت سے احباب کو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ بخوشی خاطر البدر اور میگزین کو خرید سکین میگزین اردو اور البدر کا چندہ سالانہ للعہ ہوتا ہے اور یہ ایک ایسی رقم ہے جسے سال بھر مین ہر ایک آدمی جماعت کا بخوشی ادا کر سکتا ہے اس لئے جو احباب میگزین کی اشاعت اور خریداری مین کوشش کرین وہ البدر کا بھی ساتھ ہی خیال کرین کفایت کی کفایت اور ثواب کا ثواب

محمد افضل

یورپ مین اخبار بینی

ملک یورپ مین کوئی عورت - مرد - بچہ - بوڑھا - جاہل عالم سوائے اخبار پڑھنے کے گزارہ نہین کر سکتا گاڑی بان نے گاڑی کھڑی کی اور جیب سے نکالکر اخبار پڑھنا شروع کر دیا ہے خادمہ نے گھر کے کام کاج سے فرصت حاصل کی اور اخبار کھولکر مطالعہ کر رہی ہے۔ گھر مین لوگون کی کھانون کی میزون پر اخبار کی ٹوکری ساتھ رکھی جاتی لازم ہے امیر آدمی صبح بیدار ہو کر اول کھانے کی میز پر جاتا ہے تو چاء کے ساتھ تازہ اخبار بھی پڑا ہوا پاتا ہے اور ایسی ہی کیفیت اب قسطنطنیہ مین بھی ہے اور اب کوئی مہذب ملک اور قوم نہین ہے جہان اخبارات کی مانگ نہو۔ پس جبکہ ان تمام اخبارات کی جنمین کوئی روحانی امر اور سچا آسمانی فلسفہ نہین ہوتا وہ قومین اس قدر قدر کرتی ہین تو احمدی قوم کو رشک کرنا چاہئے کہ ان کا البدر اخبار جو ان کے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات ان تک پہنچاتا ہے کس قدر قدر کے قابل ہے اور اس صورت مین جبکہ دوسرے اہل اسلام اور دیگر اقوام مین یہ اخبار بہ لحاظ اپنے مضامین کے اشاعت نہین پا سکتا تو اگر احمدی احباب اس کی اشاعت اور استحکام مین امداد نہ فرماوین گے تو اور کون اس کام کو سرانجام دیویگا

حضرۃ اقدس کے ارشاد کے موافق مفصلہ ذیل اصحاب نے امداد فرما کر اپنے اخلاص کا ثبوت دیا ہے

خواجہ کمال الدین صاحب عہ — جماعت سیالکوٹ معرفت ماسٹر غلام محمد صاحب صہ

حکیم محمد حسین صاحب قریشی عہ — حافظ معین الدین صاحب عہ

چودہری نواب خان صاحب صہ — سیٹھ عبدالرحمن حاجی اللہ رکھا للعہ

حکیم فضلدین صاحب عہ — جماعت شملہ معرفت بابو برکت علی صاحب للعہ

منشی محمد افضل صاحب ایڈیٹر البدر لعہ — جماعت پشاور للعہ

منشی محمد اسحاق صاحب اورسیر سے — شیخ نور احمد صاحب للعہ

میاں نجم الدین صاحب صہ — میر مراد علی صاحب حیدر آباد دکن

ماسٹر عبدالرحمن للعہ — معہ

مفتی محمد صادق صاحب عہ — ڈاکٹر محمد حسین صاحب بھیرہ صہ

شیخ غلام احمد صاحب نثیرفروش للعہ

الہامی کتاب کی پہچان

مضمون نمبر ۱

مسنندی اور نا تجربہ کار انسان بعض دفعہ عالم حیرت میں پڑکر یہ سوال کر بیٹھتا ہے کہ دنیا کی بہت سی پیش کردہ کتابوں میں سے کس کتاب کو .... اختیار کیا جاوے جس پر عمل درآمد کرنے سے وہ خدا کو پالے اور اسی دنیا میں اس کو خدا تعالیٰ کی برتر اور مقتدر ہستی پر کامل یقین آجاوے۔ پس ایسے سائل کو چاہیئے کہ وہ دیکھ لے کہ کون سی کتاب صفات باری تعالیٰ کے بیان کرنے میں کامل ہے اور اس میں خدا کی نسبت کیا تعلیم ہے۔ یعنی اس کی توحید اور قدرت اور علم کے بارے میں کیا بیان کیا ہے انسان کے نفس کے بارے میں اور ایسا ہی عام طور پر انسانی چال چلن اور اس کے حقوق فیمابین کی نسبت کیا تعلیم۔ کیا عام قوانین قدرت سے اس کتاب کی تعلیم منافی نہ ہو اور انسان کو شبہات کی تاریکی سے باہر نکالنے کے لئے کثرت سے اس میں سامان موجود ہوں کیونکہ الہامی کتاب کی منجانب اللہ ہونے کی یہی بڑی شناخت ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کا علم اور قدرت بیان کرنے میں کامل البیان ہو۔ اور حق العباد کے بیان کرنے میں پورا حق ادا کر سکے اور اس میں ایسے قوانین مستمرہ پائے جائیں جن پر عمل درآمد کرنے سے انسان ایسے مقام یقین تک پہونچ جائے کہ گویا خدا کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا ہے اور اس میں ایسے واقعات عظیمہ پائے جائیں جو آئندہ زمانہ میں ظہور پذیر ہوتے رہیں اور وہ قوانین ایسے نہ ہوں جن کا انحصار فقط قیاسی ڈھکوسلوں اور انسانی تجاویز پر ہو بلکہ ان میں ایسے عظیم الشان قومی اور ملکی اور اخلاقی اور تمدنی تغیرات کا علم بھی ہو جو انسانی بہبود سے تعلق رکھتا ہو اور جس میں اس کتاب کے لانیوالے کے دعوے کے ساتھ اس کی اپنی عظمت اور جلال کا بیان ہو اور اسمیں مدعی کتاب کی اپنی فتح اور اس کے دشمنوں کی شکست۔ اپنی عزت اور مخالفوں کی ذلت۔ اپنا اقبال اور مکذبوں کے زوال کا ذکر ہو اور یہ امورات نہ فقط بنی نوع انسان تک محدود ہوں بلکہ اجرام فلکیہ آسمان پر اور ذرات زمین مدعی کتاب کے شاہد عادل ہوں اور وہ قوانین مستمرہ ایسے غیر متبدل طریق اور ایسی علمی اور فصیح زبان میں بیان ہو جس کی نظیر ملنی ناممکن ہو اور اس میں یہ تاثیر پائی جاوے کہ صاحب کتاب کے ساتھ محبت کرنے اور اس کی اتباع سے یہ نتیجہ پیدا ہو کہ تابع متبوع کی برکات اور انوار اور نکات سے علیٰ قدر مراتب پورا پورا حصہ لے سکے۔

انسان چونکہ فطرتاً اس امر سے عاجز اور درماندہ ہے کہ وہ اپنی سعی اور محنت سے ایسے قوانین بنا سکے جو دائماً اس کے لئے اور اس کی آئندہ نسلوں کے لئے کار آمد ہو سکیں یا ایسے واقعات عظیمہ جو آئندہ زمانہ سے تعلق رکھتے ہوں از خود بنا سکے یا بیان کر سکے یا ایسے از خود تراشیدہ امورات کی بنا پر کوئی تحدیانہ دعویٰ ہی کر سکے جس میں اسکی اپنی فتح اقبال اپنی عظمت اور مخالف کی ذلت درج ہو اور چونکہ ایسے امورات اور واقعات بیان کرنا خاص خدا تعالیٰ کا ہی فعل ہے اس لئے اس وراء الورا اور قادر مطلق ہستی نے انسان پر رحم فرما کر اپنی قدرت علی الاطلاق اور ربوبیت اور مالکیت کے اثبات کے لئے ایسے واقعات کا اپنی کتاب میں ذکر کرنا ضروری اور لابدی جانا تاکہ ضعیف البنیان انسان ایسے واقعات کو دیکھ کر علی وجہ البصیرت اس کی راہ میں ہر ایک مجاہدہ کی برداشت کرنے میں ایسا انبساط اور سرور اور لذت محسوس کرے اور اس کی رضا حاصل کرنے میں غیر اللہ سے کلی انقطاع تبتل اختیار کرے۔ اور پھر جس قدر مذکورہ بالا امورات اور واقعات وسعت اور عظمت کم جزا اپنے اندر رکھتی ہو گی۔ اور ان کا وقوع صفائی اور جلاوت سے ہوگا اسی قدر اس کتاب اور صاحب کتاب کی عظمت دنیا پر ثابت ہوگی ۔

ان تمام مذکورہ بالا باتوں کو مد نظر رکھکر جب ہم وہ تمام کتابیں جن کے الہامی ہونے کا دعوےٰ کیا جاتا ہے اس معیار پر لگا کر پرکھتے ہیں تو بالضرور ہمکو یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ آج صفحہ روزگار پر صرف ایک ہی کتاب ہے جو اپنے دعاوی کو دلائل قاطعہ کے ساتھ اس معیار پر رکھ کر پورا اتر سکتی ہے وہ کتاب کونسی ہے وہ قرآن شریف ہے اور صرف ایک ہی صاحب کتاب ہے جس کی روحانی تاثیر اب تک اسیطرح دلوں پر اثر کر رہی ہے جیسے کہ وہ پہلے تھی اور وہ ذات پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس سے محبت کرنے سے انسان ان برکات کو پا لیتا ہے جو ایک برگزیدہ انسان میں ہونے ضروری ہیں۔ قرآن شریف ہی ایک ایسی افضل اور اعلیٰ اور کامل اور مکمل کتاب ہے جو قوانین فطرتیہ مستمرہ اور امور غیبیہ کے بیان میں ایک بحر ذخار اور دریائے ناپیدا کنار کی طرح موجزن ہے اور جس قدر انسان صدق دل اور استقلال کے ساتھ طالب حق بنکر اس سمندر میں غوطہ زنی کرتا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت سے خدا تعالیٰ سے ملتجی ہوتا ہے اسی قدر وہ مقصود کے دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے ۔

دوسرے مضمون میں ہم خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کے علم اور قدرت کے بارے میں طالب حق کے لئے لکھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ

ن-ب

نظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ازمنشی گلاب الدین صاحب رہتاسی

ہے سوم مصحف پاک پر لاؤ ایمان — بغیر اس کے نجات ہی نہیں سکتا انسان
مکمل ہدایت اگر ہے تو قرآن — مہیمن کتابوں میں ہے صرف فرقان
مجسم ہے رحم اور نور و شفا ہے — بصیرت ہے آئینہ حق نما ہے
کتابوں میں بھی یہ ہی کرتا بیان ہے — یہی اشتہاروں سے ہوتا عیاں ہے
بہت شرک و بدعت سے بیزار ہے وہ — یہی کرتا ہر مرتبہ تکرار ہے وہ
مریدوں سے لیتا ہے اقرار پہلے — دم مرگ تک وہ شرک سے بچیں گے
رسول خدا نے یہی تو کہا تھا — مرے بعد اک وقت آئیگا ایسا
عروج اس قدر شرک و بدعت کا ہوگا — نہ ہوگا پتہ دین اصلی کا اصلا
مگر سب سے بڑھکر صلیبی ہو فتنہ — بھلے چھوڑے اتنا کہ ممکن ہو جتنا
مسلمان بھی تائید اس کی کرینگے — مسیح کو اٹھا آسمان پر دھرینگے
نہ خوف خدا اور نہ پاس محمدؐ — مسیح ہے لیگا لباس محمدؐ
جب ہو گر نشان سر ورا نبیاء کی — تب آ دیکھی غیرت میں غیرت خدا کی
محمدؐ کی امت سے عیسیٰ ہو پیدا — کہ مہدی بھی ہو دوسرا نام جسکا
نشانوں میں کچھ کسر باقی نہیں ہے — اسی کے مطابق غرض ہر کہیں ہے
نصاریٰ مسیح کو خدا جانتے ہیں — کبھی اسکو ابن خدا مانتے ہیں
وہ کہتے ہیں خالق ہے ارض و سما کا — بٹاتا ہے ہاتھ ہر عمل میں خدا کا
بتاؤ مسیح کے سوا کوئی ایسا — مع الجسم دہنے خدا کے ہو بیٹھا
محمدؐ کی امت کو بھی وہ سنوارے — خدا اسکو جب آسمان سے اتارے
جب عیسیٰ کو اتنا بڑھاتے ہیں یارو — محمدؐ کا رتبہ گھٹاتے ہیں پیارو
مسلمانوں اب ڈوب مرنے کی جا ہے — تمہاری سمجھ بوجھ کو کیا ہوا ہے
زبان سے ہی اُن کے ہم آوازہ ہو تم — کہ عیسائی بننے پہ آمادہ ہو تم
گلاب اک اشارہ ہے عاقل کو کافی — نہ ہو سنو نشان سست جاہل کو کافی
عبادت کی جا چند کلموں اذلی ہے — سخاوت کی جا چندہ سموں اذلی ہے
دیا چھوڑ قرآن سب نے خدا یار — محمدؐ کی سنت کو دل سے بھلا یا
احادیث کو سمجھیں قرآن پہ قاضی — مقدم سمجھتے ہیں مذہب رواجی
بھلا ایک امت کے ہوں اتنے فرقے — بہتر تہتر دیا اس سے بڑھ کے
جو قرآن سنت کو چھوڑیگا یا رب — وہ منہہ تیری درگہ سے موڑیگا یا رب
اگر مصطفےٰ خاتم الانبیاء ہیں — تو پھر کس لئے بدعتیں جا بجا ہیں
ذرا جس نے قرآن و سنت کو چھوڑا — تو بس مہر ختم نبوت کو توڑا
ہے کامل نمونہ کی لاکن ضرورت — جو بالکل ہی ہو وے فنافی النبوت
جب اصلی نمونہ محمدؐ کا آیا — تو انکار سے شور سب نے مچایا

کسرِ صلیب

مارآستین

عیسائیوں کے ایک ماہوار رسالہ بنام **ترقی** جلد ۲ نمبر ۸ مین ایک مضمون بعنوان حضرت مسیح کی موت اور بعثت کا اثبات نکلاہے جس سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ منجملہ کسر صلیب کے ان اسباب کے جو کہ خدا تعالے نے اندنون حضرۃ مرزا صاحب کی صداقت پر مہر لگانے کے لئے پیدا کئے ہین ایک یہ بھی سبب ہے کہ ہندوستانی عیسائی اب اپنے مذہب کے لئے مارآستین بنتے جاتے ہین اور جیسے یسوع کے ایک حواری نے روپیون کی خاطر اپنے استاد کو دشمنون کے حوالہ کر کر اس کی خدائی مین بٹا لگا دیا اور جس کے لئے یسوع کی قوم کو کفارہ اور لعنت کا مسئلہ گھڑنا پڑا۔ اسی طرح اب یہ ناخلف حواری بھی یسوع کے پیچھے ہاتھ دہوکر پڑے ہین کہ زبان سے تو کلمہ یسوع کا پڑھتے ہین مگر ڈہنگ وہ اختیار کرتے ہین جس سے یسوع جھوٹا اور کاذب ثابت ہوتا ہے اس سے پیشتر ہی بچارے کی کونسی ایسی پیشین گوئیان ہین جو اس کی صداقت کا معیار ہون لیکن اگر کوئی پیشگوئی بھولے بھٹکے سے ایسی ہے بھی کہ بمصداق ؎ گاہ باشد کہ کودکِ نادان بغلط بر ہدف زند تیرے وہ کسی وجہ سے ٹھیک بیٹھ جاتی ہو تو یہ مارآستین ہندوستانی عیسائی ہرگز نہین چاہتے کہ وہ ٹھیک ثابت ہو۔ البدر مین کسر صلیب کے عنوان کے نیچے ہمنے اکثر اہل یورپ کی رائے جو کہ عیسائیت کی نسبت ہے لکھا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ لکھینگے وہ مائل الرائے تو کھلم کھلا مسیحی مذہب کی مخالفت کر رہے ہین اگرچہ وہ اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہین لیکن وہ اپنے آپ کو بحیثیت مذہب کے ہرگز عیسائی نہین کہتے بلکہ بلحاظ ایک قوم کے عیسائی شمار کرتے ہین لیکن ہندوستان کے عیسائی بہ لحاظ مذہب کے عیسائی ہوکر پھر وہ کام کرتے ہین جس سے ان کا صلیبی مذہب خود پاش پاش ہو جیسے کہ اس رسالہ ترقی مین اس امر کو ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی گئی ہو کہ مسیح صلیب پر ضرور مرا۔ ضرور اس کی دعا ایلی ایلی لما سبقتنی نہ سنی گئی اور اسے وہ دن نصیب ہوا کہ کم سے کم وہ خدا کے ان برگزیدون مین شمار ہوتا جن کی دعا ئین اڑی مشکل کے وقت سنی جاتی ہین۔

یسوع کے ان نشانون مین سے جن کا ذکر اس نے یہود سے وعدہ کیا تھا کوئی بھی پورا نہ ہوا اور اسی لئے یہود اس کے دشمن بنے اور جب انہون نے اور نشان طلب کئے کہ اچھا وہ تو گئے گذرے اب کوئی اور نشان ہی دکھاؤ تو اس نے کہا کہ اس زمانہ کے بد اور حرام کار لوگ نشان مانگتے ہین مگر سوائے یونس نبی کے نشان کے اور کوئی نشان ان کو نہ دیا جاوے گا گویا مسیح نے خود مہر لگا دی تھی کہ صرف یہی ایک نشان ہے جو ظاہر ہوگا اور اس سے تم مجھے سچا سمجھ لینا پس اس نشان کی تصدیق اسی وقت ہو سکتی ہے کہ جب مسیح صلیب پر نہ مرے۔ کیونکہ یونس نبی کا نشان کیا تھا صرف یہی تھا کہ جب اُسے کشتی والون نے سمندر مین ڈال دیا تو ایک مچھلی نے اُسے نگل لیا اس مچھلی کے پیٹ مین جو بطور قبر تھی یونس زندہ داخل ہوا اور تین دن تک اس مین زندہ ہی رہا اور دعائین کرتا رہا اور پھر زندہ ہی اس کے پیٹ سے نکلا اور نکلنے کے بعد زمین پر ہی رہا اور زمین پر فوت ہوا۔ غرض کہ مسیح نے یہود کو بتلایا کہ یہی میرا حال ہوگا کہ مین بھی بظاہر تو موت کے منہہ مین ڈالا جاؤن گا اور جیسے ان کشتی والون نے تو یونس کو اپنی طرف سے مار ہی ڈالا تھا مگر وہ پھر بھی زندہ رہا اسیطرح یہود اپنے زعم مین تو مجھے مار دین گے لیکن مین زندہ ہی رہون گا اور ان کو دھوکا لگیگا اور قبر مین تین دن تک مین زندہ رہون گا اور پھر نکل کر اسی زمین پر زندگی بسر کرون گا جیسے یونس نے کی اور پھر یونس کی طرح زمین پر ہی مرون گا۔ غرضکہ مسیح کا یہ نشان یونس والا اسی وقت نشان ٹھہر سکتا ہے جب کہ مسیح کو صلیب پر موت نصیب نہ ہوا اور وہ زندہ قبر مین داخل ہو مگر یہ مسیح کے دشمن اسی بات پر زور دیتے ہین کہ مسیح کو جھوٹا ملہا جاوے اس کی پیشگوئی غلط ثابت کی جاوے۔ اس کے دشمنون کو (یعنی یہود) کو ڈگری دی جاوے اور یہ کہا جاوے کہ صلیب پر مر کر کفارہ ہوا جو کہ واقعات کے صریح خلاف ہے اور عیسائیت کے نادان دوست یہ نہین خیال کرتے کہ اس سے خود انہی کے مذہب پر زد آتی ہے کہ مسیح کی زندگی مین صرف ایک ہی ایسا نشان ہی کہ جس پر زور دیا جا سکتا ہے کہ وہ پورا ہوا اور مثل یونس نبی کے مسیح صلیب پر نہین مرا بلکہ زندہ رہا اور زمین پر ہی مرا

ترقی کے مضمون نگار نے اہل اسلام کو عیسائیت کا نادان دوست اس لئے قرار دیا ہو کہ وہ کسی نبی کی ایسی ناکام موت کو جو کہ مسیح کو پیش آئی اس کی شان نبوت کے خلاف خیال کرتے ہین اور اسی لئے وہ یہ تسلیم نہین کرتے کہ مسیح ہی صلیب پر چڑھا بلکہ ایک شخص اس کی شکل بنگیا تاکہ مسیح کی شان مین فرق نہ آوے اور وہ کاذب مدعیان نبوت کی فہرست مین شامل نہو سکے لیکن اُسے معلوم نہین کہ یہ عقیدہ ہرگز اہل اسلام کا نہین کہ مسیح کی شکل کا کوئی اور بنگیا تھا اہل اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم بڑے بین دلائل سے صعود مسیح کی نفی کرتا ہے اور طبعی مسیح کی موت کا قائل ہے احادیث سے بھی اسیطرح مسیح کی طبعی وفات ثابت ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مذہب تھا آئمہ اربعہ اور دیگر بزرگان ملت ہرگز سے ہرگز صعود مسیح کے قائل نہین ہین سب طبعی وفات کے قائل ہین حتی کہ اس زمانہ کے امام نے تو جن دلائل قیمتو سے اس صعود کی نفی کو نقلاً و عقلاً و الہاماً ثابت کیا ہے اس کی نظیر زمنہ گذشتہ مین بھی نہین ملتی ہان یہ عقیدہ اہل اسلام کا درست ہے کہ کسی نبی کی موت ناکامی کی موت نہین ہوتی اور اسی لئے ان کا ایمان ہے کہ مسیح صلیبی موت سے نہ مرا بلکہ طبعی موت سے مرا۔ اور یہ راقم مضمون کی دہوکہ دہی ہے کہ وہ لاکن شبہ لھم کو اس دلیل مین پیش کرتا ہے کہ مسیح کی شکل کا کوئی اور آدمی بن گیا تھا۔ بلکہ یہ الفاظ لاکن شبہ لھم تو اسی واقعہ یونس کی تصدیق کرتے ہین کہ جیسے ان کشتی والون کو یہ شبہ گذرا کہ ہم نے چونکہ یونس کو سمندر مین ڈال دیا ہے ضرور ہے کہ وہ مر گیا ہوا اسیطرح کا شبہ مسیح کے دشمنون کو لگا کہ چونکہ ہم نے صلیب پر چڑھا دیا ہے اور یون بھی بہت سی آؤ بھگت کر لی ہو اس لئے ضرور ہے کہ وہ مر گیا ہو حالانکہ وہ مرا نہین تہا بلکہ یونس نبی کی طرح زندہ تھا اور پھر یونس نبی کی طرح زمین پر ہی فوت ہوا چنانچہ اس کی قبر سری نگر کشمیر محلہ خانیار مین موجود ہے پس ہم نہایت ہمدردی سے ہندوستانی عیسائیون کو کہتے ہین کہ وہ نمک حلالی سے مشن کی خدمات کو سرانجام دیوین اور مارآستین نہ بنین کہ خدا خدا کر کے ایک ہی پیشگوئی مسیح کی ایسی ملتی ہے جس پر پورا ہونے کا لفظ صادق آ سکتا ہے اور وہ اسی صورت مین پوری ہوتی ہو کہ یہ مان لیا جاوے کہ وہ صلیب پر نہین مرا بلکہ زندہ اترا اور طبعی موت سے بعد ازان فوت ہوا +

باقی خرافات اور گندی گالیان جو کہ ترقی کے نامہ نگار نے ہمارے مخدوم اور آقا حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دی ہین ان کا جواب ہم دینا نہین چاہتے بلکہ صبر سے کام لیتے ہین۔ ایسی گندی گالیان دیکر سوائے اس کے کہ وہ اپنے مسیحی اخلاق کا نمونہ دکھلادین اور کیا حاصل کر سکتے ہین جب مسیح زندہ تھا تو اس نے اپنے حواریون سے کیا پھل پایا جواب مر کر وہ تم سے پالیگا +

غریب ہندوستان ہرسال ۵۴ لاکھ روپیہ پادریون کی نذر کرتا ہے

بہت تھوڑے ہندوستانیون کو یہ حسرت خیز سرکاری راز معلوم ہوگا کہ غریب ہندوستان ہرسال ۵۴ لاکھ روپیہ مسیحی مذہب کی اشاعت مین صرف کرتا ہے سنہ ۱۸۱۳ء سے ہندوستان مین ایک محکمہ (انڈین اکلیسیاسٹیکل اسٹیبلشمنٹ) (ہندوستان کا روحانی محکمہ) کے نام سے قائم ہے جسمین سر بڑے بڑے پادریون مثلاً لارڈ بشپ کلکتہ (جو چار ہزار روپیہ ماہانہ پاتے ہین) کو تنخواہ مین دیجاتی ہین پادری صاحبان موصوف نہ صرف تنخواہین ہی بلکہ قابل رشک انعام۔ پنشن۔ فرلو۔ رعایتی رخصت وغیرہ وغیرہ کے بھی مستحق سمجھے جاتے ہین اور ان تمام امور کے لئے خزانہ ہند کو جو بیحد غریب ہے ۵۴ لاکھ روپیہ سالانہ پادریون کی نذر کرنا پڑتا ہے یہ عجیب بیہودہ انصاف ہے۔ کہ ہندوستان ہندو اور مسلمان آبادی سرکاری طور پر ان واعظون کی تنخواہین دینے پر مجبور کی جاتی ہے جو ان کے (یعنی ہندو مسلمانون کے) مذاہب کو جھٹلاتے اور ان کے عقائد کو ناقص بتلاتے ہین دنیا کے کسی اور حصہ مین ایسی منصفانہ مثال کہان ملے گی جہان ایک جماعت کو اس واعظ کی تنخواہ دینے پر مجبور کیا جائے جو شب و روز اس جماعت کی مرضی کے عین خلاف وعظ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر گورنمنٹ کہ جس کی نظر مین سب مذاہب کی یکسان عزت ہے جسطرح مسیحی مذہب کی عبادتگاہون اور اماموں کو روپیہ کی مدد دیتی ہے ملک کے دیگر مذاہب کے معبدون اور اماموں کی بھی مدد کرے تو بالکل قرین انصاف ہے +

پنجاب کے لئے ہائی کورٹ

بار ہا درخواست کی گئی کہ پنجاب مین چیفکورٹ کے بجائے ہائی کورٹ قائم ہونی چاہئے جس کے جج نسبتاً زیادہ با اختیار اور آزاد ہونے چاہئین۔ لیکن یہ درخواست شاید اس وجہ سے منظور نہین ہوئی کہ ہائی کورٹ قائم ہونے کی صورت مین اس کا تعلق براہ راست صاحب وزیر ہند سے ہوگا اور گورنمنٹ پنجاب و ہند کو اس پر وہ اختیارات نہین رہین گے جو اسے اس وقت چیفکورٹ کے متعلق حاصل ہین حال مین جب ہوس آف کامنز مین بجٹ ہند پیش ہوا۔ تو پنجاب کے سابق نامور بیرسٹر سر ولیم راٹیگن نے جو آجکل ممبر پارلیمنٹ ہین۔ مذکورہ تجویز کی تجدید کی اور بیان کیا کہ حالات اس امر کے مقتضی ہین کہ پنجاب اور برہما کی چیف کورٹ کا درجہ ہائی کورٹ تک بڑھایا جاوے اور مجوزہ ہائی کورٹ کا وہی اعزاز و اختیار ہو جو ہائی کورٹ صوبجات مئی کو حاصل ہے ہمکو امید ہے کہ سر ولیم راٹیگن صاحب کی تجویز پر کافی توجہ کیجائیگی اور عنقریب پنجاب کو زیادہ با اختیار جج رکھنے کا فخر حاصل ہوگا + (منہ)

فریبی تاجر

کمشنر صاحب کلکتہ لکھتے ہین کہ شہر مین ۴۸۔ کارخانے ایسے ہین۔ جن کی دوکان شہر مین نہین مگر باہر اشتہارات بھیجتے ہین اور بڑے بڑے نام رکھے ہوئے ہین کمشنر صاحب بہادر کو منشا ہے کہ بیرونجات کے اخبارات کی واقفیت کے لئے ان ۴۸ کارخانہ داران کے نام سے مطلع کرین کہ ان کے اشتہارات کی اشاعت بند ہو اور پبلک کو ان کی وجہ سے دہوکا نہ ہونے پاوے۔ پولیس اور پریس کا فرض ہے کہ ان حکمہ باز تاجرون کو بیرونجات کے باشندون کو ٹھگنے سے باز رکھین +

آتشین پروانہ

دنیا مین صدہا قسم کے جانور ہین کہ جن کے بدن سے شعلے نظر آتے ہین یہ آگ فاسفورس کی آگ کے مشابہ ہوتی ہے فلاسفرون کا قول ہے اور تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ ان کے بدن کے چمکنے والے حصہ مین فاسفورس مادہ ہوتا ہے جس وقت یہ جانور پر کھولتا ہے تو مادہ کو ہوا لگنے سے آکسیجن گیس کے سبب اسمین شعاع پیدا ہوجاتی ہے۔ نر کی نسبت مادہ مین یہ مادہ زیادہ ہوتا ہے مادہ اپنے نر کو دیکھکر فرط محبت سے زیادہ شعاع نکالتی ہے ملک ہند مین تو صرف جگنو ہی ہوتے ہین جو رات کو تارون کے جھرمٹ کی طرح چمکتے ہین اور ان کو سورج کی شعاع کے سبب بالکل معمولی کرم معلوم ہوتے ہین مگر ملک امریکہ مین اس قسم کے پتنگے قدیم اقسام کے پائے جاتے ہین جن کی شعاع ان سے بہت زیادہ ہوتی ہے امریکہ کے اصلی باشندے جن کو انڈین کہتے ہین ان پتنگون کو اپنے ہاتھ پاؤن سے باندھکر رات کو ان کی روشنی سے سفر کرتے ہین۔ عورتین رات کو ان کی شعاع مین چرخا کاتتی ہین اور گھر کا کاروبار کرتی ہین بعض آتشین کرم اس قدر بڑے ہوتے ہین کہ لوہے کے جالی دار پنجرون مین دوسرے جانورون کی طرح بند کرکے پالے جاتے ہین ان کو نیم گرم پانی مین نہلاکر رات کو پونڈے کا رس کھلاکر پالتے ہین۔ ملک افریقہ اور جنوبی امریکہ مین اس قسم کے آتشین کرم بہت ہین +

(نیر آصفی)

طبی نوٹ

حمل مین جنین کی تبدیلیان اور وزن

تین ہفتہ سے ایک مہینے تک

جنین کی لمبائی تہائی انچ کے برابر ہوتی ہے۔ اور وزن مین گرین تک ہوتا ہے (پندرہ گرین ایک ماشہ کے برابر ہوتے ہین) جنین کی شکل اس وقت سانپ جیسی ہوتی ہے۔ ایک سرا گول اور دوسرا سرا دم کی طرح باریک ہوتا ہے۔ منہہ کے موقعہ پر ایک خفیف سا نشان اور آنکھون کی دو سیاہ سیاہ نقطے نظر آتے ہین ڈیڑھ مہینہ کے بعد جنین کی لمبائی آدھ انچ سے تقریباً ایک انچ اور وزن ۴۰ گرین سے ۷۵ گرین یعنی پانچ ماشہ تک ہوتا ہے اس وقت سر اور سینہ۔ کھوپری اور چہرہ کے درمیان فرق معلوم ہوتا ہے ناک۔ منہہ۔ آنکھون اور کانون کے سوراخ نمایان ہوتے ہین۔ ہاتھون کی انگلیون کے نشان ظاہر ہوتے ہین ناف کا نشان بھی نمایان ہوتا ہے۔ آنول کی بنیاد پڑنے لگتی ہے۔ دو مہینے کا جنین طول مین ڈیڑھ انچ سے چار انچ تک اور وزن مین آٹھ ماشہ سے بیس ماشہ تک ہوتا ہے اس وقت ناک۔ ہونٹون اور آنکھون کے پپوٹون کی بنیاد شروع ہوتی ہے آلات تناسل نمودار ہوتے ہین۔ مقعد کی جگہ ایک سیاہ نقطہ نظر آتا ہے۔ پھیپڑون۔ جگر اور تلی کی بنیاد پڑتی ہے۔ معدہ اور انتڑیان پیٹ کے جوف کے اندر ہوتی ہین آنول کی شکل بننی شروع ہوتی ہے تین مہینے کے جنین کا طول دو انچ سے چھ انچ تک اور وزن آدھی چھٹانک سے ڈیڑھ چھٹانک تک ہوتا اس وقت سر بہ نسبت دوسرے اجزا کے بڑا اور پھولا ہوا معلوم ہوتا ہے ہونٹ اور آنکھون کے پپوٹے ایکدوسرے سے ملے ہوئے ہوتے ہین ہاتھون کی انگلیان ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتی ہین اعضائے تناسل ابھر آتے ہین اگر ان کو آتشی شیشہ مین دیکھین تو نر اور مادہ مین امتیاز دکھائی دیتا ہے دل کے دونو خانے ایک دوسرے سے علیحدہ نظر آتے ہین انول جسم سے علیحدہ ہوتا ہے۔ چار مہینے کے جنین کی لمبائی ساڑھے چار انچہ سے ساڑھے چھ انچہ تک اور وزن ڈیڑھ چھٹانک سے چار چھٹانک ہوتا ہے۔ اس وقت جنین کے بدن کی جلد کسی قدر بھاری ہوتی ہے۔ منہہ کھل جاتا ہے ناخنون کی بنیاد پڑنے لگتی ہے۔ اعضائے تناسل اچھی طرح ابھرے ہوئے اور نمایان ہوتے ہین۔ پتہ کی بنیاد پڑنی شروع ہوتی ہے جسمین صفرا رہا کرتا ہے۔ کان کے اندر کی ہڈیان پوری اور مضبوط ہوجاتی ہین۔ پانچوین مہینے کے جنین کی لمبائی چھ انچ سے ساڑھے دس انچ تک اور وزن ڈہائی چھٹانک سے آدھ سیر آدھی چھٹانک تک ہوتا ہے اس وقت سر پر رُوان نمودار ہوتا ہے ناخن اچھی طرح ظاہر ہوجاتے ہین۔ دل اور گردے بھی نظر آتے ہین مثانہ بھی صاف دکھائی دیتا ہے چھ مہینے کے جنین کا طول آٹھ انچ سے ساڑھے تیرہ انچہ تک اور وزن آدھ سیر سے ایک سیر ایک چھٹانک تک ہوتا ہے جنین کے بدن کی جلد کسیقدر ریشہ دار ہوتی ہے اور اس پر ایک قسم کی گاڑھی اور لیسدار رطوبت چھائی رہتی ہے آنکھون کے پپوٹون کے کنارے ابھی ملے ہوئے دکھائی دیتے ہین جگر صاف

مکتوب حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذیل کا خط ایک شیعہ صاحب کے خط کے جواب میں ہے جو کہ اس سلسلہ سے خاص ہمدردی رکھنے والے میرے گرامی قدر دوست سید محمد شاہ صاحب نے پشاور سے روانہ کیا ہے + (ایڈیٹر)
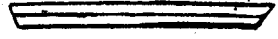
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

مکرمی اخوی مولوی سید حسین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکا عنایت نامہ مجھکو ملا تعجب ہے کہ جس حالت مین اس عاجز کے الہام کی نسبت شکوک و شبہات ہین تو میرا الہام کیونکر آپکی تسلی بخش ہوگا یہ تمام دعوے بھی الہام ہی پر مبنی ہین پھر جب آپنے لکھا ہے کہ آپنے حد سے بڑھکر ایک بڑے پایہ پر قدم رکھا اور کتاب اللہ و احادیث کے صریح معنون کو چھوڑ دیا تو بطریق حالت مین آپ کسی دوسرے الہام کو کب عزت کی نگاہ سے دیکھین گے عزیز من نہ مین نے قرآن کریم چھوڑا اور نہ احادیث رسول صلعم کو لیکن جو لوگ قرآن اور حدیث مین غور نکرین ان کا علاج مین کیا کرون۔ مین نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ اور رسالہ اتمام الحجۃ اور نور الحق وغیرہ مین ان مضامین کو بسط سے لکھا ہے۔ پھر اگر کوئی نہ سمجھے تو اس کا علاج انسان کے ہاتھ مین نہین سچ کے دہونڈنے والے فروع پر زور نہین مارتے بلکہ اصول کو دیکھتے ہین پھر جب قرآن اور حدیث اور آثار صحابہ اور آئمہ دین کے صریح اقرار سے ثابت ہوگیا کہ حضرۃ عیسیٰ فوت ہوگئے تو آپکے عالم مین مسیح کو آسمان سے اتارنا چاہتے ہین اگر آپ میرے پاس آوین یا میری کتابون کو غور سے دیکھین تو مین ہرگز باور نہین کرتا کہ آپ اس بیہودہ اعتقاد سے ایک ساعت کے لئے بھی قائم رہ سکین مگر انصاف شرط ہے اور امید رکھتا ہون کہ آپ منصف مزاج ہونگے صرف قلت معلومات آپکو مانع ہو رہی ہے کیا عمدہ ہو کہ آپ ایک یا دو ہفتہ کے لئے میرے پاس آجاوین تا آپ کی پوری تسلی ہو اور آپ کا ایمان اس صدمہ سے بچ جاوے جو غلط فہمی کا لازمی نتیجہ ہوا کرتا ہے۔ آپنے قلم اُٹھا کر کئی باتین ایسے طور سے لکھدین جو تقوے سے بعید ہین اور

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لاتقف ما لیس لک بہ علم۔ افسوس آپ کو پیشگوئیون کا حال معلوم نہین وہ تو در حقیقت پوری ہو چکی ہین مگر آپنے کتابین نہین دیکھی ہین مین آپ پر یہ الزام نہین لگاتا کہ آپنے عمداً حق سے گریز کی ہے۔ خدا تعالیٰ ہر مومن کو اس بیجا حرکت سے محفوظ رکھے مگر بیشک آپ پر یہ الزام ہے کہ آپنے باوجود بےخبری کے جلدی رائے ظاہر کردی مومن کی یہ شان ہونی چاہئے کہ وہ جلدی نکرے اور فدک کی بابت جو آپکو گھبراہٹ ہے مین اس مین تعجب ہی کرتا ہون کہ یہ گھبراہٹ کیون ہے۔ علماء کے اتفاق سے باغ فدک غنیمت کی اس قسم سے تھا جسکو فی کہتے ہین چنانچہ علمائے شیعہ بھی اس کے قائل ہین اور قرآن کریم کی تصریح سے ثابت ہوتا ہے کہ فی مین نہ ہبہ ہو سکتا ہے اور نہ تقسیم ہو سکتی ہے اس صورت مین اگر حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک کا دعوے کیا تو حضرت فاطمہؓ کی غلطی ہے قرآن شریف فرماتا ہے کہ فی ایک مشترک چیز ہے جسمین مہاجرین ابن السبیل اور ذوالقربےٰ وغیرہ سب داخل ہین پھر وہ حضرۃ فاطمہ کو کیونکر دیا جاتا چنانچہ یہی مقدمہ حضرۃ عمر رضؓ کے خلافت کے وقت حضرۃ علی رضؓ وحضرت عباس نے حضرت عمر رضؓ کے سامنے پیش کیا تھا اور ہر ایک نے اپنے حق کا دعوے کیا تو حضرۃ عمر رضؓ نے ان کے حوالہ اس شرط سے کردیا کہ وہ اس کے متولی ہوکر وہ تمام حقوق ادا کرین جو قرآن شریف مین درج ہین اور انہون نے تقسیم کی درخواست کی تو وہ نامنظور ہوئی حضرۃ علی رضؓ نے حضرۃ عمر رضؓ کے سامنے ذکر کیا کہ باغ فدک آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہؓ کو ہبہ کردیا تھا مگر حضرت عباسؓ نے اس بیان کی تکذیب کی اور اس کی صحت سے انکار کیا غرض فی مین نہ تقسیم ہوتی ہے نہ ہبہ ہوتا ہے۔ قرآن شریف کے اگر کوئی معارض حدیث ہو تو وہ ترک کرنے کے لائق ہے شیعون کی معتبر کتاب کلینی مین لکھا ہے اگر کوئی حدیث قرآن کے مخالف ہو تو وہ قبول کرنے کے لائق نہین اور آپ کی یہ کس قدر غلطی ہے کہ آپ خیال کرتے ہین کہ سلیمان داؤد کا وارث ہوا آپکو معلوم نہین کہ حضرۃ داؤدؑ کے انیس بیٹے تھے پس اگر یہ مال کے وارث ہین تو سلیمان کی تخصیص سے معنے فاسد ہوتے ہین اس لئے آیت کے معنے یہ ہین کہ داؤد کی نبوۃ و داؤد کی بادشاہی داؤد کا علم حضرۃ سلیمان کو ملا بھائیون کو نہین ملا پس یہ آیت تو اہل سنت کے مفید ہے نہ شیعہ کے کیونکہ اس آیت سے صاف پایا جاتا ہے کہ دوسرے بھائی ان چیزون کے وارث نہین ہوئے جن کا سلیمان وارث ہوا اسیطرح تورات سے ثابت ہوتا ہے کہ

موسیٰ اپنے باپ کا وارث نہ ہوا اور نہ موسیٰ کا بیٹا اس کا وارث ہوا۔ ایسا ہی انجیل سے ثابت ہے کہ حضرۃ مسیح جن کے چار بھائی اور بہنے یعنی یعقوب وغیرہ یہی بھائی حضرۃ مریم کے وارث ہوئے اور حضرۃ مسیح نے صاف لفظون مین وراثت سے دست برداری ظاہر کی پھر دیکھئے کہ یہ حدیث لانورث وما ترکناہ فہو صدقۃ جو حضرۃ ابوبکر نے سنائی ہے اس کی ہم مضمون کلینی مین ایک حدیث موجود ہے اور کلینی شیعون مین وہ کتاب ہے جو اس کی شان مین شروع مین لکھا ہے کہ مہدی موعود صاحب الزمانؑ اس کی تصدیق کردی ہے گویا صاحب کلینی نے یہ کتاب ان کو دکھلا کر اور انھون نے اس کی صحت کو تصدیق کیا پھر جب کہ ایسی مقدس کتاب مین یہ لکھا ہوا ہے کہ جو حدیث قرآن کے مخالف ہو وہ ردی ہے اور نیز یہ کہ وراثت دنیا کا مال نہین ہوتی یہ فیصلہ شیعون کے اقرار سے ہوگیا باقی رہا یہ وہم کہ حضرۃ فاطمہ رضؓ نے کیون دعوی کیا اس کا جواب یہ ہے کہ حضرۃ فاطمہ رضؓ کو فدک سے کچھ ملتا ہوگا اور شاید آنحضرۃ صلعم نے مجمل طور پر کچھ فرمایا ہوگا سو بشریت سے حضرۃ فاطمہ کے اجتہاد مین غلطی ہوئی کہ انھون نے کہہ دیا کہ یہ سب میرا مال ہے اور قابل تقسیم ہے علاوہ اس کے اس آثار کے لفظ محفوظ نہین خدا جانے حضرت فاطمہؓ نے کیا کہا اور راوی نے کیا یاد رکھا۔ قرآن شریف مقدم ہے اور اگر حضرت فاطمہ جناب الصدیق رضی اللہ عنہ سے آزردہ ہوئین تو کچھ بات نہین جب وہ خود غلطی پر تھین تو ان کی آزردگی کچھ چیز نہین ہے حضرۃ ابوبکر خلیفۃ اللہ تھے ان کا حکم خدا کا حکم تھا۔ والسلام خاکسار غلام احمد۔

نہہ کلنک اوتار

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

ان دلون جبکہ خدا کے فضل کی باد بہاری سے حضرۃ اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھون صحیح عقائد۔ راستی۔ اخلاق اور پاکیزگی کی پودے لگائے جارہے ہین اور سعید طبیعتون کی زمینین پاکیزہ اور خوش نما دل و دماغ کو معطر کرنیوالے گل بوٹے پیدا کررہی ہین سنت اللہ کے موافق یہ ضروری ہے کہ اس کے مقابل کذب اور افترا کے خاردار بوٹے بھی ضرور نشوونما پاوین اور وہ

تمام زمینین جوکہ اوپر سے تو پاکیزہ نظر آتی تھین مگر ان کے اندر بد اخلاقی اور ناپاک عقائد کا ایک سڑا اس مدفون تھا وحی کی بارش کے نزول سے اپنی اپنی بو دیکر سلیم الفطرت انسانون کو موقعہ دیوین کہ وہ خبیث اور طیب مین امتیاز کرین اور نور کو ظلمت سے پرکھین خدا تعالےٰ کے قانون فطرت مین یہ ضدین انسان کی راہبری کا ایک بڑا ذریعہ ہین اگر یہ نہوتین تو پھر حق اور راستی کا قدردان پیدا نہ ہوسکتا تھا کیونکہ ہر ایک شئے کی قدر و منزلت مقابلہ سے ہی معلوم ہوتی ہے اور پھول کی خوبی اور لطافت تب ہی معلوم ہوتی ہے کہ جب خار بھی اس کے پہلو مین ہون +

گر نہ بودے در مقابل روئے مکروہ سیاہ
کس چہ دانستے جمالِ شاہد گلفام را
روشنی را قدر از تاریکی است و تیرگی
در جہالت ہاست عزّ و فر عقلِ تام را

جبکہ ہمارے آقا اور مالک حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے منجانب اللہ ہونے کا دعوےٰ دنیا مین کیا ہے اور اپنی صداقت کے معیار پیش کئے ہین تب سے ہم دیکھتے ہین کہ آپ کی عین حیات مین کئی مدعی اس قسم کے اُٹھ چکے ہین کہ جنھون نے ایک خدا سے تائید یافتہ کی حیثیت مین دنیا کے آگے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور ان مین سے ایسا کوئی نہین ہوا کہ جسکو اس جری اللہ فی حلل الانبیاء شیر خدا نے اپنے مقابلہ کے لئے نہ للکارا ہو اور پھر جو مقابلہ پر آیا ناکامی کی تلوار کا شکار نہ ہوا ہو ہندوستان مین جس قدر مذاہب ہین انہی کے زمانہ مین ہر ایک مین ایک طبعی جوش پیدا ہوا اور فرداً فرداً ہر ایک نے کروٹ لی - ہندوؤن مین سے آریہ سماج دیو سماج - برہم سماج بنی - عیسائیون مین الیاس اور یسوع نے ڈوئی اور پگٹ کے نام پر دوبارہ جنم لیا - چوڑہون کے بزرگ بالمیک کی روح کا اپنے اندر حلول ہونیکا دعوےٰ ایک شخص امام الدین نامی نے کیا جو بلا کسی قسم کی کامیابی دیکھنے کے بڑی حسرت اور ناکامی سے مرا - ہماری رائے مین ایک صادق مدعی منجانب اللہ کے دعاوی کے وقت ایسے دوسرے دعویدارون کا پیدا ہونا ضروری امر ہے کیونکہ خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعوےٰ ایک ایسا دعوےٰ ہے جو اپنے اثبات کے لئے موٹے سے موٹے اور باریک سے باریک دلائل کو چاہتا ہے +

عام دنیا کا مذہب عموماً اسباب پرستی ہوتا ہے اس لئے ایک صادق کی تائید مین جب اللہ تعالےٰ اس کی کامیابی کے وسائل مہیا کرنا چاہتا ہے جیسے انہون حضرۃ مسیح موعودؑ کو اللہ تعالےٰ نے کسر صلیب کے لئے پیدا کیا تو ساتھ ہی عیسائی دنیا مین عیسویت کی تردید کے لئے ایک نفخ روح کیا ہے تو اس سے اسباب پرست دہوکا کھاتا ہے اس لئے ان کی سرکوبی کے لئے ضرور ہے کہ اور بھی ایسے مدعی پیدا ہون اور وہ بلحاظ اس کے کہ کاذب ہین ہر ایک قسم کے ذرائعہ کامیابی کو حاصل کرنے کی کوشش کرین مگر چونکہ فضل الٰہی ان کے شامل حال نہین ہے اس لئے ضرور ہے کہ بالمقابل ایک مامور من اللہ کے ناکام ہوکر صادق کی صداقت پر مہر لگا دین اور اس طرحسے ایک اسباب پرست پر حق کی حجت قائم ہوا اور اسی لئے ہم کو اس امر پر کمال خوشی ہے کہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت پر - جب اس قسم کے کاذب کہ جن کے وجود کی ایک صادق کے اثبات دعوے کے لئے سخت ضرورۃ تھی کیونکہ یہ ایک ایسا معیار ہے جو کہ صدیون تک جب تک کہ دنیا قائم ہے برابر قائم رہیگا اور آئندہ آنیوالی نسلین تواریخ کے ورق گردان کر شناخت کر سکین گی - کہ فلان فلان زمانہ مین اس قدر لوگون نے منجانب اللہ ہونے کا دعوےٰ تو کیا مگر آخر کار انہین سے کامیابی کا تاج صرف اسی کو حاصل ہوا جو کہ صادق تھا - اور یہ نظیرین زمانہ حال اور آئندہ کے مومنون کے لئے زیادتی ایمان کا باعث ہین +

جس قدر ایسے مدعی زیادہ ہون اسی قدر صادق کے دعاوی کی ثبوت کا پہلو زیادہ قوی ہوتا ہے اور اسی لئے ہمین یہ خبر پڑھکر خوشی ہوئی ہے کہ لاڑکانہ ملک سندھ مین ایک صاحب بنام کیول رام ولد جدم داس نے نہ کلنک اوتار ہونیکا دعوے کیا ہے اور اس کے متعلق ایک اشتہار بھی دیا ہے جس کی نقل ہم ناظرین کی اطلاع دہی کے لئے درج کرتے ہین

اشتہار

ایڈورڈ ہفتم نہ کلنک راج کیول رام نہ کلنک اوتار

عوام الناس کے لئے خوشخبری

دنیا سے رنج و محن کو دور کرنے کے اور پاکبازی کا راہ تعلیم کرنے کے لئے قادر مطلق خدا نے مجھ سے گفتگو کی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ اس پاک گفتگو سے تم سب کو آگاہ کر دون یہ علم جو مجھے ملا ہے سب سے اول **شہزادون اور ان کے وزیرون کو دیا جاوے گا** اور تب اُسے عوام الناس کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاوے گا اس لئے مین نے ایسے امر پر ایڈورڈ ہفتم - بمبئی کے گورنر اور نیز اخبار ٹائمز آف انڈیا - سندھ سدھار - پربھات اور سندھی سکھر کے ایڈیٹرون کی طرف لکھ کر روانہ کیا ہے جس کا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے :-

"مین کیول رام ولد جدم داس لاڑکانہ (سندھ) کا باشندہ جو کہ قادر مطلق کا بیٹا - یا پیارا - یا دوست - یا نبی ہون تم کو اطلاع دیتا ہون کہ خدا سے تعلق باندھنے مین جب مین نے اعلیٰ درجہ کا آنند حاصل کیا تو مجھے حکم ملا کہ سچا علم نوع انسان کو دون تاکہ ان کے دل ان توہمات سے نجات پا دین جن کا وہ شکار ہوئے ہوئے ہین اور ان کی اخلاقی حالت اور پاکیزگی کو جو کہ ادنیٰ ترین درجہ پر پہونچ چکی ہے اعلیٰ حالت تک پہونچاؤن - اسیطرح جیسے اس سے پیشتر اولوالعزم نبیون کو یہ صفات عطا کئے گئے تھے - اسی طرح میری درخواست پر قادر مطلق نے مجھ سے ایک مضمون پر ایک پاک گفتگو کی ہے جسکو مین نے اس کے حکم سے ایک سات سو صفحہ کی قلمی کتاب مین تحریر کیا ہے اس مقدس گفتگو کو سننے کے لئے ایک مجلس مین اپنے شاہزادون رئیسون اور عالمون کو جمع کرو - اور ایک تاریخ مقرر و پر مجھے بلاؤ اور اسے سنکر بغیر رو رعایت کے اندازہ کرو اور اپنی رعایا اور کل بنی نوع انسان مین اُسے شائع کرو +

اس کے متعلق صرف پربھات اور سکھر کے سندھی اخبار نے ۱۴ و ۱۸ جولائی کے اشو مین الگ الگ طعن آمیز باتین لکھی ہین - مین نے ان کو جواب مین لکھا کہ جو سلوک پہلے اوتارون سے ہوتا رہا مجھے بخوبی علم ہے - مثال کے طور پر دیکھ لو کہ سری کرشنا کو اس کے ہمعصر شہزادون اور رشتہ دارون نے عزت کی نگاہ سے نہین دیکھا اور اس کو مکھن کا چور اور اہیر کا پوت کہتے رہے - عیسیٰؑ کو اس کی قوم نے سولی پر چڑھا دیا - بارہ حواریون مین سے ۱۱ کا تو مطلق اس پر ایمان ہی نہ تھا اور ایک جو ایماندار تھا وہ بھی ایک عرصہ کے لئے قائم نہ رہ سکا - پیغمبر محمدؐ کو اس کے گھر مکہ سے اس کے باپ نے نکال دیا اور وہ مدینہ مین رہنے کے لئے مجبور ہوئے ان کے چار دوستون مین سے بڑا دوست علیؓ تھا جسکو انہون نے اپنی لڑکی بیاہ دی تھی اور جو کہ اس دنیا کے بندہنون سے آزاد تھا - گرو نانک کا نام منکہ ...... رکھا تھا اور ان کا باپ اور اولاد اس سے منکر تھی مریدون مین سے مرف گرو انگد کو انھون نے اپنا مخلص معتقد پایا اور اسی کو جانشین بنایا اس لئے اس امر کی کچھ بھی پرواہ نہین ہے اگر مجھ پر بھی ٹھٹھا اور ہنسی کی جاوے لیکن ان کو چاہئے کہ میری خط و کتابت کی خوب اشاعت کرین +

سندھی اخبار کا ایڈیٹر اپنے ۲۵ جولائی کے اشو مین لکھتا ہے کہ اس کی طرف اشاعت کے لئے لمبے لمبے لکچر روانہ کرنے بے فائدہ ہین اگر مجھ اپنی شہرۃ مطلوب ہے تو یہ اخبارون اور رسالون سے ہونی چاہئے -

برٹش نہ کلنک حکومت کے ماتحت ریل تار برقی - اور

تار کی خبرالوں کے ذریعہ سے اتحاد اس درجہ تک پہونچگیا ہے کہ جو ممالک ہزارون کوس کے فاصلے پر ایک دوسرے سے ہین اب ایک ہو گئے ہین اس نہکلنک سلطنت کی طرح مجھ نہکلنک اوتار کو حکمت کا ایک سمندر عطا کیا گیا ہے

تب اگر مین اپنے آپ کو نبی۔ برگزیدہ۔ یا خدا کا بیٹا پکارون تو یہ ہرگز جھوٹ نہوگا۔ مجھے اس بات کا فخر نہین کہ مین ایک ملعون کرامتی یا بنگالی معجزہ نمایا پری روحون اور اثردون کا معالج ہون بلکہ مجھے قوت بینائیہ عطا کی گئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ تمام نوع انسان کی اس سے خدمت بجالائی جاسکے گی +

اخبار نویسون کو یہی نہین چاہیئے کہ وہ صرف گپین مارتے رہین یا سرکاری ملازمون کی نکتہ چینی ہی کرتے رہین اور جس سچ کو مین نے لکھا اس کے اندراج کی کوئی جگہ ہی نہ ہو مین نے اس امر کے لئے اپنی زندگی کو وقف کردیا ہے اور بڑی جرأت سے شاہنشاہ اس کے وائسرائے اور گورنر کو دعوت کی ہے اور اپنے منصب کے لائق اپنے آپ کو طیار کرنے بغیر مین نے یہ کام نہین کیا ہے +

اب مین تمام لوگون کو اپیل کرتا ہون کہ وہ لوکل افسرون کی معرفت اپنے بادشاہ کو جرأت دلاوین کہ وہ ایک ایسے سچے اصول کی منادی کے واسطے ایک تاریخ اور جگہ مقرر کرے

اے بھائیو خدا تم سے راضی ہوا ہے اور اس لئے اس نے یہ کام میرے سپرد کیا کہ راستبازی کی راہ مین تمہاری امداد کرون۔ جب تم اس سچے اصول کو سن لوگے تو ہمیشہ حکمت سے منور ہوگے۔ اس لئے اے بھائیو اپنے بادشاہ کو عرضیان بھیج بھیج کر جرأت دلاؤ کہ وہ سچے اصول کو سنے ورنہ تکلیف اٹھاؤگے۔

خدا کی وصیت سے یہ اشتہار دیا گیا ہے یقین کرو اور شک نکرو۔ اس اشتہار کی نقل بادشاہ اسکے فاضل وزراء وائسرائون گورنرون اور سندھ کے کمشنر سے لے کر مختار کارون تک روانہ کی جاوے گی +

کیول رام ولد جدرم داس
باشندہ لارکانہ

ملفوظات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۲ ستمبر سے لغایت ۱۰۔ ستمبر ۱۹۰۳ء تک

مورخہ ۵ اور ۶ کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت ناساز رہی اور صرف چند کو ظہر کے وقت آپ تشریف لائے باقی کل اوقات مین آپ شامل نماز باجماعت ہوتے رہے ان تاریخوں مین سوائے چند ایک کے اور کوئی اذکار قابل اطلاع ناظرین نہ ہوئے اس لئے جس قدر ہوئے ہم ان کو یکجائی طور پر ہدیہ ناظرین کرتے ہین +

رؤیا اور الہام

۴۔ ستمبر کو آپنے فرمایا کہ اسہال آنے سے میری طبیعت مین کچھ کمزوری پیدا ہوگئی۔ ایک تھوڑی سی غنودگی مین کیا دیکھتا ہون کہ میرے دونون طرف دو آدمی پستولین لیے کھڑے ہین اس اثنا مین مجھے الہام ہوا

فی حفاظتہ اللہ

ایک دن بوقت ظہر فرمایا کہ ہیضہ کے لئے ہم تو نہ کوئی دوا بتلاتے ہین نہ نسخہ صرف یہ بتلاتے ہین کہ راتون کو اٹھکر دعا کرین اور اسم اعظم رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِی وَانْصُرْنِی وَارْحَمْنِی۔ اس کی تکرار نماز کے رکوع سجود وغیرہ مین اور دوسرے وقتون مین کرین یہ خدا نے اسم اعظم بتلایا ہے +

وبائی امراض سے حفاظت

مورخہ ۹۔ ستمبر کو آپنے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا۔ سلام علیکم طبتم پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا اس کا علاج خدا تعالےٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ان نامون کا ورد کیا جاوے۔

یَا حَفِیْظُ۔ یَا عَزِیْزُ۔ یَا رَفِیْقُ

رفیق خداتعالےٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسمائے باری تعالےٰ مین کبھی نہین آیا +

فرمایا بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہین کہ فلان فلان مقام پر کیون طاعون نہ آئی یہ ان کی غلطی ہے اصل علامت اس زمانہ کی جسمین مسیح اور مہدی نے آنا ہے طاعون ہے اس مین شرط کوئی نہین لکھی کہ وہ ضرور ہر جگہ پڑے +

جس شخص کو ہمارا علم ہوگا وہ تو فائدہ اٹھائیگا مگر یہ ضرور نہین کہ ہر ایک کو ہمارا علم ہو ممکن ہے کہ بعض مقامات ایسے ہون کہ ابھی تک ان کو اس امر کی خبر بھی نہین کہ ہمارا یہ دعوےٰ ہے۔

خداتعالےٰ کا کلام ایک ایک لفظ سچا ہے اور خداتعالےٰ متقین کیساتھ ہوتا ہے۔ بڑی نشانی ہماری صداقت کی یہ ہے کہ ایک دنیا ہماری مخالفت مین ہو اور بلحاظ مال و زر و تعداد کے وہ ہم سے بڑھ چڑھ کر ہون مگر پھر ان کو کامیابی نصیب نہو اور ہم غالب ہو جاوین۔ یہ بات پیشگوئی کے رنگ مین پوری ہوتی ہے۔ اور اگر پیشگوئی نہ بھی ہوتی تو بھی یہ معرکہ تعجب انگیز تھا کہ باوجود اس کثرت کے اور جوش کے مخالفون کی کل بند وقین خطا جاوین۔ مگر ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ اس علیم اور خبیر خدا تعالیٰ نے اول ہی بتلا دیا تھا کہ باوجود اس قدر مخالفت اور تمام باتون کے یہ جماعت بڑھ جاوے گی

موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بنجانا اس زمانہ کے لحاظ سے ایک راز تھا ورنہ اسیطرح کے تماشہ تو آجکل ہوتے ہین اور جب تک کہ کسی کو خود نہ بتلایا جاوے۔ تب تک وہ انسان تعجب مین رہتا ہے اسیطرح سے وہ معاملہ ایک تھوڑے زمانہ کا اعجاز تھا اب اس کی حقیقت کیا سمجھ مین آسکتی ہے مگر اس وقت ایک وسیع وقت لوگون کو دیا گیا ہے کہ وہ خوب سوچین اور سمجھین +

ایک طرح سے ہمارے مخالف قابل رحم بھی ہین انہون نے اپنی ہانڈی سب ابال لی گروہ سٹرگئی لیکن نکلی نہین ایک گروہ ان کا راتون کو اٹھکر دعائین مانگتا رہا مگر ایک بیسی گئی +

انسان کا جس قدر معاملہ خدا سے صاف ہوگا اسی قدر فہم بھی صاف ہوگا۔

ہر ایک سفر مین استخارہ مسنون ضرور کر لینا چاہیئے +

خریداران البدر کو ضروری نوٹس

جو اصحاب ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے البدر کے خریدار ہین ان کی طرف سے ۶ نومبر اور دسمبر ۱۹۰۳ء کی قیمت ابھی تک وصول نہین اس لئے بذریعہ نوٹس ہذا ان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اکتوبر ۱۹۰۳ء کے آخیر تک ان کے ذمہ کا بقایا اگر وصول نہین ہوا تو یکم نومبر ۰۳ء سے اخبار ان کے نام بند ہو جاوے گا +

اور آئندہ ہر ایک خریدار کے آئندہ نئے سال کے لئے بھی یہی انتظام ہے کہ جس تاریخ کو ان کا حساب ختم ہوگا اس سے اگلی تاریخ کا نمبر اخبار ان کی طرف بلا وصول پیشگی قیمت جو کہ خواہ بذریعہ منی آڈر ہو خواہ بذریعہ وی پی ہرگز روانہ نہوگا

جو اصحاب وی پی کے ذریعہ قیمت ادا کرنا چاہتے ہین ان کو لازم ہے کہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیوین ورنہ ہمارا یہ شیوہ ہرگز نہین ہے کہ سوائے ان اصحاب کے جن کی طرف سے ہمین وی پی کر دیوین۔ ہمارے اس نوٹس سے وہ واجب الاحترام اصحاب مستثنےٰ ہین جن کی خدمتین نیازمندانہ طور پر ہم خود اخبار پیش کرتے ہین +

(مینیجر)

بغیر دوا کے علاج کا طریق۔ یعنی کتاب طب روحانی جسمین بطریق مسمریزم بیمار کا علاج ہوتا ہے۔ مصنفہ صوفی احمد جان صاحب احمدی مرحوم لودیانوی۔ بقیمت ۸؍ علاوہ محصولڈاک۔ دفتر البدر سے ملسکتی ہے +

الانوار الاسلام پریس قادیان دارالامان منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا